سوال

بینکوں کے ذریعے سرمایہ کی منتقلی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایک مسلمان کے لیے ان بینکوں کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے جو سرمایہ پر سود دیتے اور قرض پر سود لیتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنا سرمایہ کسی ایسے بینک میں رکھے جو اسے سالانہ معین مقدار میں سود دیتا ہو اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ سود ادا کرنے کی شرط پر کسی بھی بینک سے قرض لے مثلا یہ کہ جب وہ بینک کا سرمایہ واپس کرے گا تو اس سے پانچ فی صد سود بھی ادا کرے گا ۔ یہ دونوں صورتیں کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل کے عموم میں داخل ہیں جو سود کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں اور یہ بات بالکل واضح ہے ۔ والحمد اللہ!

جہاں تک سود کے بغیر بینکوں میں اپنا سرمایہ محض بطور امانت رکھنے کی بات ہے تو اگر آدمی مجبور و مضطر نہ ہو تو پھر جائز نہیں کیونکہ یہ بینک مالکان کے ساتھ سودی معاملات میں تعاون ہو گا اور اشراد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ ٢ ... سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو، اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ۔"

اور اگر کوئی شخص بینکوں میں اپنا سرمایہ رکھنے کے لیے مجبور ہو تو پھر ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہ ہو گا ۔ ایک بینک کے ذریعے دوسرے بینک میں سرمایہ کی منتقلی میں کوئی حرج نہیں خواہ منتقلی کی خدمات سر انجام دینے والا بینک سرچارج وصول کرے کیونکہ یہ سرچارج درحقیقت منتقلی کے کام کی اجرت ہوتی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص516

فتوی کمیٹی